اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب

سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایسی دعا کی تلقین فرمائی ہے کہ جس کے ذریعے وہ اپنے انفرادی اور اجتماعی سطح کے معاملات کو ضلالت کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کی راہ پر لگا سکتے اور انھیں صحیح خطوط پر استوار کر سکتے ہیں۔ لیکن صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے۔ آج کا عالمِ اسلام اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیمات اور احکامات سے برگشتہ اور راہِ انحراف پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن مغضوب اور دھتکارے ہوئے سرکش بندوں کے طور طریقے اپنانے اور ان کی تہذیب وتمدن میں رنگنے کی ممانعت فرمائی، مسلمان انہی کے نقشِ پا پر چل رہے ہیں۔ اس پر جس قدر اظہارِ افسوس کیا جائے، کم ہے۔ سورہ فاتحہ میں مسلمانوں کو یوں دعا کی تلقین کی گئی ہے۔ ''اھدنا الصراط المستقیم'' اے پروردگار! ہمیں صراط مستقیم پر چلایئے۔ صراط مستقیم انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے، شہداء، صدیقین اور صالحین کا راستہ ہے۔ ''صراط الذین انعمت علیھم'' ان کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ ''غیر المغضوب علیھم ولا الضالین'' نہ کہ یہود ونصاریٰ کا راستہ جن پر اللہ کا غضب اترا، جو بھٹکے ہوئے اور گمراہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دعاء کی جو تلقین فرمائی ہے، اس میں اس کے ناپسندیدہ اور دھتکارے ہوئے، یہود ونصاریٰ کے نقشِ قدم پر نہ چلائے جانے کی درخواست کی گئی ہے۔ لیکن ہم نے طور طریقہ وہی یہود ونصاریٰ کا اختیار کیا اور اپنے رب کی ہدایات اور تعلیمات سے منحرف ہوئے، اس کا نتیجہ مسلمانوں کی موجودہ حالت زار کی صورت میں ظاہر ہے۔

آدمی دوسروں کے ماضی سے عبرت پکڑتا ہے اور اپنے ماضی سے سبق حاصل کرتا ہے۔ ہمارا ماضی چودہ سو سال کی طویل مدت پر پھیلا ہوا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عہد، خلفاء راشدین کا دورِ زریں اور ان کے بعد کی درخشاں تاریخ، تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اگر ان ادوار پر اچٹتی ہوئی نگاہ ڈالی جائے تو یہ بات نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ جب بھی اللہ کے ساتھ بندگی کا رشتہ استوار رہا اور اس کے احکامات پر چلنے کی کوشش کی گئی، امتحان اور آزمائش کے موسم میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی دستگیری فرمائی کہ وہ ہر طرح کے خطرات سے محفوظ رہی اور اسے ہر طرح کی آسودگی اور خوشحالی میسر رہی۔ آج ہماری انفرادی زندگی بھی اسلامی ہدایات اور اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتی جب کہ بحیثیت مجموعی عالم اسلام کی نوعیت بھی اس سے مختلف نہیں۔ اس کا

نتیجہ کیا ہے؟ جس طرح دستر خوان کے چاروں طرف کھانے والے دائرہ لگا کر دستر خوان پر رکھا پیالہ صاف کر دیتے ہیں اسی طرح مسلمانوں کے ارد گرد دشمن جمع ہو گئے ہیں، وہ مسلمانوں کو لقمۂ تر سمجھ کر نگلنے کو تیار ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس صورتِ حال کا جواز پیدا کرنے والے ہم خود ہیں۔ ہم خود اس یاس انگیز کیفیت کا سبب بنے، اپنے اعمال کے ہاتھوں تباہی و بربادی ہمارا مقدر بنی، نتیجتاً دشمنوں اور بدخواہوں نے متحد ہو کر ہمارا تیاپانچا کرنے کے لیے پوری قوت کو زیرِ استعمال لانے کا عزم کر رکھا ہے، حالات شاہد ہیں کہ اس قوت کے استعمال کا ایک بڑے پیمانہ پر آغاز ہو چکا ہے۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے جو اطلاعات ہم تک پہنچتی ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ طاغوتی قوتوں نے ایک منظم اور مربوط منصوبے کے تحت عالم اسلام کو تباہی کے گھاٹ اتارنے کا فیصلہ کن اقدام کیا ہے، یہ اور بات ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی امید افزا پیشین گوئیوں کے مطابق بالآخر فتح اسلام ہی کا مقدر بنے گی، یہ پیشین گوئی اپنی جگہ مقرر اور طے شدہ ہے لیکن فتح کی یہ ساعت کب اور کس وقت ہمارا مقدر بنے گی؟ فی الحال یہ راز پردۂ غیب میں ہے تاہم یہود و نصاریٰ کی ذلت و رسوائی کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ مسلمانوں سے ان کی مرعوبیت اور دنیا میں ان کی تہی دستی اور رسوائی کا یہ عالم ہوگا کہ وہ خوف اور دہشت کے مارے اگر کسی پتھر کے پیچھے بھی پناہ لیں گے تو وہ اہل اسلام کو ان کی موجودگی کی اطلاع دیتے ہوئے پکار اُٹھے گا: ''یا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتل'' اے مسلمان! میرے پیچھے ایک یہودی پناہ لیے چھپا ہوا ہے، اسے قتل کر کے موت کے گھاٹ اتار دو۔

اس صورت حال کے یقینی ہونے پر ہمارا ایمان وعقیدہ ہے۔ لیکن نہ خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت حال کے وقوع پذیر ہونے کی تاریخ متعین فرمائی ہے، نہ ہما شما کو تاریخ کے تعین کا کوئی حق حاصل ہے۔

تاریخ بے رحم ہے، وہ اپنا فیصلہ بے رحمی سے صادر کرتی ہے، لیکن امتِ مسلمہ کی جو موجودہ حالت ہمارے مشاہدہ میں ہے، اس کے پیشِ نظر انتہائی قلق اور دکھ کے ساتھ ہمیں یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ:

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ہمارے برادر اسلامی ممالک پر بلا جواز قبضہ جمانے، ہر جگہ مسلمانوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنانے پر مسلمان حکمرانوں کی افسوس ناک اور مجرمانہ خاموشی اور یہود ونصاریٰ کے اشارۂ ابرو پر (یہ جاننے کے باوجود کہ وہ مسلمانوں کے بدخواہ، ان کے جان و مال کے درپے ہلاکت ہیں) کٹھ پتلی کی طرح ناچنا کرنا، انھیں اپنا ملجا و ماویٰ اور نجات دہندہ سمجھنا، اپنے اجتماعی معاملات کو ان کے احکامات کی روشنی میں طے کرنا، کون سی دانش مندی اور عقل مندی ہے؟ ہم نے افغانستان میں پندرہ لاکھ مسلمانوں کو قتل ہوتے دیکھا، ایک طویل عرصہ کے بعد وہاں اللہ کے جاں نثار اور پاک باز مجاہدین کے ہاتھوں اسلامی حکومت کے قیام کی بدولت امن وامان کی بہاریں اور اسلام کی روح پرور برکتیں دیکھنا نصیب ہوئیں بھی تو چند برس بعد شامت اعمال کے نتیجہ میں اسلامی حکومت کی نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہونے کے بعد پھر سے افغانستان کو جنگ کی بھٹی میں جھونک دیا گیا۔ ادھر عراق میں بھی یہی خونچکاں صورت حال سامنے ہے۔ جب کہ

کشمیر اور فلسطین میں مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کرنے، قیدی بنانے اور ان کے حقوق کو سرعام کچلنے کے مناظر نصف صدی سے زائد عرصہ ہوا دیکھنے میں آرہے ہیں۔

آج کل اخباری اطلاعات کے مطابق کشمیر میں بھارتی فوج کی ریاستی دہشت گردی میں خوفناک اضافہ ہوا ہے۔ ادھر عراق میں مسلمانوں پر امریکیوں کے وحشیانہ مظالم اور فلسطین میں اب اسرائیلی افواج کی ستم رانیاں بھی انتہائی تشویشناک صورت حال اختیار کرچکی ہیں۔ پاکستان کے اندرونی حالات بھی کوئی سربستہ راز نہیں ہیں، پچھلے دنوں کراچی میں خون کی جو ہولی کھیلی گئی اور جس دردناک واردات کے نتیجہ میں اہلِ علم اور عام شہریوں کو بلاوجہ قتل کیا گیا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اب دشمنانِ اسلام قتل وغارت کا سلسلہ پاکستان کے اندر بھی شروع کرچکے ہیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیابی کی طرف گامزن نظر آتے ہیں۔ وانا میں اب تک جو کچھ ہوا ہے، اس سے ہمارے اس تجزیہ کی سو فیصدی تائید ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھ کیوں ہورہا ہے؟

سیدھی سی بات ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے اور احکامِ خداوندی سے روگردانی کا نتیجہ ہے، پوری کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ کے مقررہ احکام کے مطابق چل رہا ہے اس لیے کہ وہ اللہ کی مخلوق ہے اور احساسِ مخلوقیت ہی کی وجہ سے کائنات کا ہر عنصر اس کے تابع حکم ہے۔ ہم بھی مخلوقِ خدا ہیں، ہماری فلاح ونجات اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور قوت کے سامنے ہرگز نہ جھکیں، اس کی تعلیمات کی روشنی میں زندگی گزاریں، اس کے احکام کی پابندی کریں۔ لیکن اگر ہم نے تعلیمات خداوندی سے مسلسل روگردانی کا یہ انداز برقرار رکھا تو اللہ کی رحمتیں ہماری طرف متوجہ نہ ہوں گی۔ ہم ایسے ہلاک وبرباد کردیئے جائیں گے کہ صفحۂ ہستی پر ہمارا نام ونشان تک نہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق اسلام کی حفاظت کا فریضہ نئی نسل کے سپرد کردیں گے۔ جو احکام خداوندی کی پابند ہوگی، جن کے مطابق شریعت اعمال اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اپنی طرف مبذول کرنے کا سبب بنیں گے۔ اس بنا پر اللہ تعالیٰ ان کو سرخروئی اور سربلندی عطاء فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ عاجز نہیں، وہ قادر مطلق ہے اس کے یہاں عاجزی کا تصور بھی نہیں، لیکن امر واقع یہ ہے کہ ہم آزمائشوں میں مبتلا کردیئے گئے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم آزمائشوں کے اس کٹھن سفر میں کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اہلِ اسلام کو حسنِ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ انھیں یہود ونصاریٰ اور دشمنانِ اسلام کی ناپاک جسارتوں، علانیہ اور خفیہ ریشہ دوانیوں سے محفوظ فرمائے اور ان کے جو عزائم اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ہیں، ان کو ناکام ونامراد فرمائے، آمین۔

وصلی اللّٰہ علی النبی الأمّی وعلی آلہ وصحبہ أجمعین ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین۔

☆☆☆